روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون : ۴۴۹

جلد ۷۳-۳۸	پیر ۸ رجمادی الاول ۱۴۰۹ھ، ۱۹ فتح ۱۳۶۷ہش، ۱۹ دسمبر ۱۹۸۸ء	نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

طلب اور صبر کو آخری حد تک پہنچائے بغیر انسان بامراد نہیں ہو سکتا

عشقِ صادق کا یہ تقاضا ہے کہ وہ راہِ طلب میں ہمیشہ سرگرداں رہے

" دیکھو انسان اپنے دنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے۔ پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے۔ کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اسکے پھل کاٹنے کی فکر میں ہو جاتا ہے یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں اس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیریں اور نمونے نہیں ہیں وہ سخت نادان ہے جو اس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس شخص کو بھی اپنے آپکو خوش قسمت سمجھنا چاہیئے جسکو اپنے عیب عیب کی شکل میں نظر آجاویں۔ ورنہ شیطان بدکاریوں اور بداعمالیوں کو خوش رنگ اور خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے۔ پس .... بے صبری کو چھوڑ کر صبر اور استقلال کیساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اسکے بغیر کچھ نہیں ہے ..... ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو اور اس وقت تک طلب میں لگا رہے جبتک غرغرہ شروع ہو جاوے۔ جبتک اپنی طلب اور صبر کو اس حد تک نہیں پہنچاتا انسان بامراد نہیں ہو سکتا اور یوں خدا تعالیٰ قادر ہے وہ چاہے تو ایک دم میں بامراد کر دے۔ مگر عشقِ صادق کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ وہ راہِ طلب میں پویاں رہے۔" (ملفوظات جلد اول (جدید) صہ ۵۲۹-۵۲۸)

" جو کچھ ہو رہا ہے ارادۂ الٰہی کے موافق ہو رہا ہے۔ ضروری تھا کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ان آثار کی صداقت پر مہر لگا دیتے۔ جن میں لکھا ہے کہ ..... موعود کے وقت بڑا شور برپا ہو گا ..... اسوقت ہمارے احباب کو ..... صبر کرنا چاہیئے .... کوئی حرکت ان سے ایسی سرزد نہ ہو جو انہیں حکام تک پہنچاتی ہو۔ اس وقت کسی پر بھروسہ نہ کریں کہ فلاں شخص ہماری مدد کریگا۔ یاد رکھیں اسوقت خداوندِ جلّ و علا کے سوا کوئی ولی و نصیر نہیں۔" (ملفوظات جلد اول (جدید) صہ ۳۸۲)

" جو لوگ بے صبری کرتے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کیساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سُن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا۔ اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی۔ غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔ یہ جو فرمایا ہے ..... کہ ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں .... جدوجہد کرنا ہو گا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔ بلکہ جان دینے کیلئے تیار رہنا اسکا کام ہے۔ سو متقی کی نشانی استقامت ہے۔ جیسے کہ فرمایا ..... جنہوں نے کہا کہ ربّ ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔ مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلا اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے ضرور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ موردِ مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ انبیاء کی طرح ہو گا۔" (ملفوظات جلد اول (جدید) صہ ۱۶-۱۵)

اخبارِ احمدیہ

دلی شکریہ اور مخلصانہ درخواستِ دعا

(از حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی)

میری قابلِ احترام تمام عزیز جماعت عالیہ احمدیہ :

السلام علیکم ۔ میں معذرت کے ساتھ ملتجی ہوں کہ ذرائع ابلاغ کے نہ ہونے کی وجہ سے تادمِ تحریر جوں جوں احباب کرام کو میرے اس ڈیڑھ سالہ ٹریجڈی اور میری علالت کا پتا چلتا جا رہا ہے برابر تعزیتی تاریں خطوط معذرت کے ساتھ آ رہے ہیں ۔ اور میں ایک دفعہ پھر ان سب کا شکریہ تفصیلی لکھنے پر مجبور ہوں۔

تمام اندرونِ پاکستان اور پھر خصوصیت سے بیرونِ پاکستان جنہوں نے میرے زخم خوردہ دل کا مداوا بے لوث محبت و ہمدردی کے تار خطوط ۔ تعزیتی قرار دادیں محترم صدر صاحبان و صدر لجنات نے مجموعی اور انفرادی طور پر بھجوائیں اور بیرونِ پاکستان سے ٹیلیفون بھی آئے ۔ اور اس طرح پھر ان سب نے میرے رِستے ہوئے زخموں پر سکون کے پھاہے رکھنے کی پُر خلوص کوشش کی۔

میں بیمار تھی اور بیمار ہی چل رہی ہوں ۔ اعصاب پر اس قدر اثر تھا کہ ہر وقت سر تا پا لرزہ بر اندام اس حد تک تھی کہ قلم پکڑا نہیں جا سکتا تھا ۔ میرا دل اس احساس سے شدید درد و کرب کی کیفیت میں تھا کہ اپنے محسنوں کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتی ۔ میرے ہاتھ شدید لرزتے تھے ہاتھ سے قلم تک نہیں پکڑ سکتی تھی جھٹکے لگتے اور ہاتھ سے چیزیں گر گر جاتیں ۔ پھر مجبور ہو کر چند لفظ شکریہ جو غالباً ضمیمہ "خالد" میں لکھے ۔ اب یہ ماہانہ ضمیمہ جات بہر حال اپنے وقت پر ہی شائع ہو سکتے ہیں۔

میں آپ تمام کی انتہائی مشکور و ممنون ہوں ۔ بہت صبر سے کام لے رہی ہوں ۔ مگر میں اُس حقیقی جذبہ رحم و پیار و محبت کا کیا کروں ؟ جو خدا تعالیٰ نے خود ہی اپنے ہر بندے کو ودیعت کر رکھا ہے ۔

میں اس کی رضا پر راضی ہوں ۔ مجھے اسکی رضا چاہیئے ۔ مجھے حقیقی معنوں میں وہ اپنا شکر گزار بنائے ۔ باقی جو اس محبوب کی ان گنت بیشمار نعمتیں ہیں ۔ ان پر زوال نہ آئے ۔ میری زندگی میں ۔ میرے دن اور پھر تمام رات جاگتے گزرتی ہے ۔ میری آنکھیں گنگا جمنا کی شکل میں میرا ساتھ دے رہی ہوتی ہیں ۔

ہمارے گھر کے بعض افراد عزیزہ رعنا (کراچی) عزیزم میر مسعود احمد صاحب عزیزہ قوسی (بیگم عزیزم غلام احمد) یہ سب بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کیلئے خصوصی درخواست دعا کرتی ہوں ۔

محترمہ آپا مجیدہ بیگم شاہنواز چوہدری صاحب محترم کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔ بیگم شاہنواز لجنہ کی سرگرم کارکنہ ہیں ان کی صحت و عافیت کے لیے دعا کی درخواست ہے

محزون
مہر آپا

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ر فتح ۱۳۶۷ہش ۱۹ر دسمبر ۱۹۸۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سات سال تک کے بچے

احباب کو یاد ہوگا کہ گزشتہ ایام میں کسی دوست نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حضرت فضل عمر نوراللہ مرقدہ نے بوڑھوں کے لئے یا یوں کہہ لیجئے کہ ۴۰ سال سے زیادہ عمر کے مردوں کے لئے ایک تنظیم قائم فرمائی۔ نوجوانوں کے لئے یعنی ۱۵ سال سے ۴۰ سال تک کی عمر کے مردوں کے لئے ایک تنظیم قائم فرمائی۔ ۷ سال سے ۱۵ سال تک کے لڑکوں کے لئے ایک تنظیم قائم فرمائی اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی تنظیمیں بھی قائم فرمائیں۔ لیکن زندگی کے ان سالوں کے لئے جنہیں عام طور پر FORMATIVE تصور کیا جاتا ہے یعنی حقیقی نمو کا بنیاد سمجھا جاتا ہے یعنی سات سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے کوئی تنظیم قائم نہیں فرمائی یسائل نے مزید یہ بھی کہا کہ حضرت فضل عمر کی فراست اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی رہنمائی کو مدنظر رکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس میں یقیناً کوئی مصلحت ہوگی۔ اگرچہ وہ مصلحت ہماری سمجھ سے بالا معلوم ہوتی ہے۔

حضور انور نے سائل کے جواب میں فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے بچوں کے لئے جو ایک سے سات سال تک کی عمر کے ہوں کوئی تنظیم بنانا ممکن ہی نہیں اس لئے کہ اس عمر میں بچے بلا شرکتِ غیرے والدین ہی کی ذمہ داری ہوتے ہیں۔ والدین کا یہ فرض ہے کہ اس عمر کے بچوں کی تربیت وہ خود کریں۔

آیئے آج کی ان سطور میں ہم تربیت ہی کے سلسلہ میں ایک مختصر سی بات کریں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو بعض والدین اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری بات ہی نہیں مانتا، خود سر ہو گیا ہے، ناپسندیدہ باتوں کا مرتکب رہتا ہے اور وہ اس اخلاق معیار پر نہیں ہے جس پر اُسے ہونا چاہیئے۔ حضورِ انور کے جواب کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ اگر بچے کی ایک سے سات سال کی عمر تک والدین نے صحیح معنوں میں تربیت کی ہو تو انہیں یہ منفی باتیں کہنے کی کبھی ضرورت پیش نہ آئے۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ بچہ کوئی ناپسندیدہ بات کرے تو والدین کہہ دیتے ہیں کہ بچہ ہی تو ہے ٹھیک ہو جائے گا اور بعض اوقات۔ بلکہ اکثر اوقات۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اللہ کا احسان، مجاہد
اونچی ہو گئی شان، مجاہد
بس سے اتارو اور انہیں مارو
کون ہیں وہ؟ سُلطان مجاہد!

(ابوالاقبال)

دورِ بے اماں

ہر سمت لوٹ مار تھی ہر سمت تھا فساد
اِک دورِ بے اماں تھا یہ منحوس و نامراد
عزت کا پاس تھا نہ کوئی قدر جان کی
لاریب اٹھ گیا تھا ہر اک دل سے اعتماد
ہر بس میں ڈر تھا، آئے نہ کوئی نقاب پوش
گاڑی میں ساتھ ساتھ رہی تلخیوں کی یاد
سڑکیں تھیں لالہ رنگ مسافر کے خون سے
اب بھی ہے یاد سب کو ہتھوڑوں کی روئیداد
ماں اور بہن کے سر سے دوپٹہ اُڑا لیا
بازار میں گھسیٹ کے لے آئے کم سواد
ابلیس اپنے رقص سے نادم نہ ہو سکا
انسانیت کے جسم میں پھیلی یہ زہرباد
کوئی کسی کو کہہ نہ سکا ایک لفظ بھی
جیسے کہ ہو چکا ہو شرافت کا انجماد
بدلا ہے دَور اور ہے یہ وجہِ انبساط
اللہ کرے کہ ٹھیک ہو یہ اپنا اجتہاد
خوفِ خدا سے ہر دلِ نادان دور تھا
ہر شخص کی زبان پر تھا کفر و ارتداد
مَیں نے بھی اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اب سپر
مَیں نے کہہ دیا ہے کہ اب ہر چہ باد اباد
شائد کہ زندگی کے بدلنے کا وقت ہے
ہر شخص کا نصیب سنبھلنے کا وقت ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

رفیق حضرت اقدس بانی سلسلہ

حضرت مولوی محمد حسین صاحب

(سبز پگڑی والے)

حضرت مولوی محمد حسین صاحب جنوری ۱۸۹۳ء میں بلہو وال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۵ء میں آپ کی والدہ آپ کو بٹالہ لے آئیں اور یہاں آپ نے مستقل رہائش اختیار کی۔ آپ کی والدہ کا نام امام بی بی والد کا نام میاں محمد بخش تھا۔

مکرم مولوی محمد حسین صاحب کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے تایا حضرت میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار احمدی ہوئے جو ۳۱۳ رفقاء میں سے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ نے ۱۸۹۳ء میں عبداللہ آتھم سے جو مباحثہ کیا اس کی شرائط طے کرنے کے لئے پندرہ افراد پر مشتمل جو وفد حضرت اقدس بانی سلسلہ نے پادری مارٹن کلارک صاحب کے پاس امرتسر بھیجا تھا اس وفد میں حضرت میاں محمد اکبر صاحب بھی شامل تھے۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی سلسلہ عربیہ دگیمبیا حال پروفیسر جامعہ احمدیہ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت میاں اللہ یار صاحب ٹھیکیدار (جو حضرت مولوی محمد حسین کے حقیقی چچا تھے) سے خود سنا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے والد صاحب کی بٹالہ میں بھی جائیداد تھی اس لئے حضور دعویٰ سے قبل بھی بٹالہ میں تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت میاں محمد اکبر صاحب کا بٹالہ میں لکڑی کا اچھا خاصا کاروبار تھا۔ پرہیزگار اور متقی انسان تھے۔ لہذا حضور کے اخلاق کا ان پر گہرا اثر تھا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بٹالہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار چوب ..... براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت اقدس ..... سے ارادت رکھتے تھے اور جنکو یہ شرف اور سعادت حاصل تھی کہ حضرت اقدس اکثر ان کے قیام گاہ پر قیام فرما ہوتے تھے وہ ذیل گھر کے پاس اپنی دکان کرتے تھے اور احباب وہاں ہی آ کر اُترتے تھے وہ گویا ایک قسم کا مہمان خانہ تھا جس محبت اور اخلاص سے وہ کام کرتے تھے وہ قابلِ رشک ہے۔"

(الفضل ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۵)

حضرت مولوی صاحب کے والد صاحب نے پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے بعد بیعت کی۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب کے "تایا حضرت میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار ۱۹۰۰ء میں قادیان میں رحلت فرما گئے۔ اس پر خاندان کو شدید صدمہ ہوا آپ کے والد حضرت میاں محمد بخش صاحب بٹالہ سے کاروبار ختم کر کے ۱۹۰۲ء میں قادیان چلے گئے۔ اور آپ کو "تعلیم الاسلام سکول" کی پہلی جماعت میں داخل کروا دیا۔ ۱۹۰۳ء میں آپ کے والد صاحب آپ کی والدہ چھوٹے بھائی محمد علی صاحب کو بھی بٹالہ سے قادیان لے گئے۔ اور آپ کی والدہ نے بھی دستی بیعت کی۔ آپ کے والد چار آنہ ماہوار کرایہ پر ایک مکان میں اپنے کنبہ کے ساتھ رہنے لگے۔ آپ نے مدرسہ تعلیم الاسلام میں صرف تین جماعتیں پاس کیں اور چوتھی جماعت میں پڑھتے ہوئے ابھی چند روز ہی ہوئے تھے کہ آپ کے والد صاحب نے مالی کمزوری کے باعث ۱۹۰۵ء کے شروع میں سکول سے ہٹا کر حضرت مستری قطب الدین صاحب بھیروی کے پاس مستری کا کام سیکھنے بیٹھا دیا اور چھ ماہ بعد حضرت مستری امام الدین صاحب کے پاس کام سیکھنے بھیج دیا انکی لوہے کی دکان تھی۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں آپ کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی شیر علی صاحب تھے۔ ان کے علاوہ حضرت شیخ محمد اسماعیل سرساوی۔ حضرت منشی سکندر علی حضرت منشی غلام محمد سیالکوٹی۔ آپ کے اساتذہ رہے۔

حضرت مولوی صاحب نے چھ ماہ تک مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں تعلیم حاصل کی۔ بقول آپ کے کتابیں مشکل تھیں سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ اس لئے چل نہ سکے چنانچہ والد صاحب نے آپ کو حضرت مستری امام الدین صاحب کے پاس دوبارہ بٹھا دیا آپ ان سے بطور شاگرد دستی کام سیکھتے رہے اور دوکانداری کا بھی کافی تجربہ حاصل کیا۔ مدرسہ احمدیہ میں آپ نے طب روحانی حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے پڑھی ان کے علاوہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت قاضی امیر حسین صاحب بھی آپ کے استاد رہے۔

اثنائے دوکانداری آپ نے پرائیویٹ طور پر۔ حضرت قاضی امیر حسین صاحب سے بلوغ المرام اور حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب سے عمدۃ الاحکام نیز چہل حدیث کا مطالعہ کیا۔ نیز مولوی محمد عارف صاحب سے قرآن کا لفظی ترجمہ پڑھا کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔ رسالہ دینیات جماعتی اخبارات اور بخاری کا بھی مطالعہ کیا۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے ۱۹۰۲ء میں حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی۔ جب حضور نے بیعت کے الفاظ دہرائے تو آپ کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی آپ کا اندازہ ہے کہ پچاس سے زائد بار آپ نے دستی بیعت میں شمولیت کی نیز فرماتے ہیں میرے والد صاحب کی یہ عادت تھی کہ جب بازار میں اچھے خربوزے دیکھتے تو خرید کر والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضور کی خدمت میں بھجواتے اور حضور بہت خوش ہوتے۔ سکول سے چھٹی کے بعد بیت المبارک میں چلے جاتے۔ نماز عصر بالعموم وہاں ادا کرتے اور حضور کی زیارت کے علاوہ ملفوظات سننے کا شرف حاصل ہوتا۔

آپ اپنے والد محترم کے ہمراہ ۱۱؍ اپریل ۱۹۰۰ء کو قادیان تشریف لے گئے۔ اور عید الاضحی میں شمولیت اختیار کی اور تاریخی خطبہ خطبہ الہامیہ سنا۔ اس بارے میں آپ کی روایت ہے۔

"گو میں اُس وقت سات آٹھ برس کا تھا مگر سب منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے لیکن خطبہ عربی زبان میں ہونے کے باعث سمجھ کچھ نہ سکا۔ حضور بیان فرماتے ہوئے چار پانچ فٹ آگے بڑھ جاتے اور اس دوران پھر پیچھے تشریف لے آتے یہ خطبہ بڑا طویل تھا۔ چند بزرگ لکھ رہے تھے باقی حضور کا چہرہ مبارک ہی دیکھ رہے تھے۔ سب لوگوں پر ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی۔"

قریباً ۱۹۰۴ء میں آپ تیسری جماعت میں پڑھتے تھے۔ اس دور کا ایک دلچسپ واقعہ ہے آپ جنوری میں موسم سرما کی ایک صبح سرد کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

"رات پانی منجمد ہو کر گلہ بن گیا تھا شادی خان صاحب کی والدہ (جو حضرت سیدہ نصرت جہاں نور اللہ مرقدہا کی خادمہ تھیں) آئیں اور کہنے لگیں"

"منڈیو حضرت جی نوں اے کورا دکھا لیائے"

ایک جوہڑ میں قریباً دو مربع فٹ برف کی ایک ڈلی جمی پڑی تھی۔ آپ نے وہ اٹھا کر ایک برتن میں رکھ دی۔ وادی اٹھا نہیں سکتی تھیں تو آپ نے کہا میں لے جاتا ہوں۔ آپ کے ساتھ محمد علی صاحب ابن حضرت شیخ قدرت اللہ صاحب بھی تھے۔ آپ ننگے سر اور ننگے پاؤں تھے وہ تھال آپ نے سر پہ رکھا اور اُٹھا کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بالا خانہ میں لے گئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور کے سامنے کتابیں بکھری پڑی تھیں پاس انگیٹھی دھری تھی اور حضور کچھ لکھ رہے تھے۔ آپ نے برف والا برتن حضور کے سامنے رکھ دیا۔ حضور اسکو دیکھکر سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنے لگے اور ان بچوں کو دیکھ کر فرمایا "بچوں سے سردی بھی ڈرتی ہے" آپ کو انگیٹھی کے پاس بلایا کچھ ریوڑیاں اور چنے دیئے اتنے میں سکول کی گھنٹی بج گئی تو آپ اجازت لے کر سکول چلے گئے۔

حضرت مولوی صاحب نے ۱۹۰۵ء کے ایک مقدمہ کا حوالہ دینے کے بعد فرمایا :۔

"جس روز حضور گورداسپور سے واپس قادیان آ رہے تھے اس دن ہمیں اس خوشی میں سکول سے چھٹی ہو گئی۔ ہم اپنے بستے گھروں میں چھوڑ کر بھاگے بھاگے موضع نہراں کے راستے نہر کے کنارے کنارے کافی دور چلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئے ۔ حضور رتھ پر تشریف لا رہے تھے ۔ جب ہم حضور کے رتھ کے پاس پہنچے تو حضور نے رتھ بان بابا جیوا سے دریافت فرمایا کہ یہ بچے کون ہیں تو بابا جیوا نے عرض کیا حضور! یہ سکول کے بچے ہیں اور قادیان سے آئے ہیں تو حضور نے رتھ سے نیچے اتر کر ہمارے سروں پر ہاتھ پھیرا میٹھے اور پھیکے ملے ہوئے چنے جن میں کوئی کوئی ریوڑی بھی تھی ایک ایک مٹھی ہمیں دیئے ۔ ہم نے چنے کھا کر نہر سے پانی پیا حضور بھی پیار سے ہمارے ساتھ پیدل چلنے لگے ۔ تھوڑی دور چلے تو قادیان سے سکول کے اساتذہ اور دیگر دوست بھی آملے ۔ حضور دوستوں سے مصافحہ فرماتے گئے ۔ جب حضور پیدل ہی قافلہ کے ہمراہ موضع بٹراں پہنچے تو وہاں دو معزز سکھوں نے (جن کے کپڑے اور صافے سفید تھے) حضور سے عرض کیا کہ ۔ گنے کا رس نوش فرمائیں ۔ حضور نے فرمایا چونکہ آدمی زیادہ ہیں اس لئے آپ تکلیف نہ کریں لیکن ان کے اصرار پر حضور نے ان کی دعوت کو شرف قبولیت بخشا ۔ انہوں نے دو چارپائیوں پر سفید کھیس بچھا دیئے ان پر حضور اور آپ کے رفقاء بیٹھ گئے ۔ باقی ہم سب لوگ چوڑے پر بیٹھ گئے دو بیلنے چل رہے تھے انہوں نے سب دوستوں کو بڑے خلوص سے رس پلایا ۔ اس کے بعد حضور پیدل ہی قافلہ کے ہمراہ قادیان تشریف لائے ۔

مقدمہ کے سلسلہ میں محترم مولوی صاحب نے مزید فرمایا کہ میرے والد صاحب نے پتاشے خرید کر کپڑے میں باندھے اور میرے سر پر رکھ کر حضور کی خدمت میں بیت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ پتاشے حضور کی بریت کی خوشی میں تقسیم کرنے کے لئے لایا ہوں ۔ اس وقت حضور کے ساتھ چند رفقاء بھی تھے ۔ حضور نے تھوڑے سے پتاشے خود لئے اور کچھ پاس بیٹھے ہوئے رفقاء میں تقسیم فرمائے باقی میرے والد صاحب نے حضور کے گھر بھیج دیئے ۔

۱۹۰۵ء میں جبکہ مولوی صاحب حضرت مستری امام الدین صاحب کی دکان پر بطور شاگرد کام کرتے تھے انہیں دنوں کا ایک مشہور واقعہ ہے مولوی صاحب فرماتے ہیں :-

ایک روز حضرت بانی سلسلہ کے صندوقوں کی چابیاں گم ہوگئیں اور حضرت سیدہ نصرت جہاں کی خادمہ (والدہ شادی خان صاحب) دوکان پر آگئیں اور کہا لڑکے "حضرت جی" کے تالوں کی چابیاں گم ہوگئی ہیں ۔ صندوقوں سے آپ کو کتابیں نکالنے کی فوری ضرورت ہے کیا تم تالے کھول سکو گے ؟ میں نے کہا میں چل کر کوشش کرتا ہوں اگر نہ کھلے تو کسی اور سے کہوں گا اور میں دادی کے ساتھ حضور کے گھر گیا ۔ حضور اس وقت کنوئیں والے مکان میں تشریف فرما تھے (جس مکان میں بعد میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب رہے) حضور نے سات صندوق دکھائے اور میں نے ایک آلہ کے ذریعہ سب تالے کھول دیئے ۔ حضور نے جب تمام تالے میرے ہاتھ میں دیکھے تو فرمایا

"یہ بھی عجیب علم ہے ہم تو
حیران تھے کہ یہ کیسے کھلیں گے"۔

پھر فرمایا کیا ان تالوں کی چابیاں بن سکتی ہیں ؟ عرض کیا حضور کل اسی وقت بنا کر حاضر ہو جاؤں گا ۔ حضور بہت خوش ہوئے ۔ میں دوسرے روز چابیاں بنا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے شکریہ کا اظہار فرمایا اور خوشی سے مجھے ایک روپیہ دینا چاہا لیکن میں نے عرض کیا حضور مجھے تو دعا کی ضرورت ہے مجھے پیسے نہیں چاہئیں تو حضور نے فرمایا "یہ روپیہ بھی لے لو اور ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کے لئے دعا کریں گے"۔ اس پر حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے فرمایا حضور بخوشی روپیہ دیتے ہیں تم کیوں نہیں لیتے چنانچہ میں نے روپیہ لے لیا اور واپس لوٹ آیا ۔

حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ تقریباً ۱۹۰۵ء کی بات ہے کہ میں نماز ظہر ادا کرنے کے لئے بیت مبارک قادیان کی اندرونی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا کہ ایک شخص یہ کہتا ہوا ۔ اوپر سے نیچے آرہا تھا کہ دعویٰ اتنا بڑا ہے اور پگڑی بھی باندھنی نہیں آتی کیونکہ حضور نے سادہ انداز میں ڈھیلی ڈھالی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور سر کے چند بال پگڑی سے باہر نظر آرہے تھے ۔ اسی طرح ایک دوسرے موقع پر (تقریباً ۱۹۰۷ء) عید کے دن حضور نے بڑی اچھی طرح سنوار کر پگڑی باندھی ہوئی تھی ایک شخص دیکھ کر کہنے لگا دعویٰ تو اتنا بڑا ہے اور پگڑی اتنی سنوار کر باندھی ہوئی ہے ۔ بزرگ تو سنوار کر پگڑیاں نہیں باندھا کرتے بلکہ بہت سادہ ہوتے ہیں اس طرح پہلے آدمی کے لئے پگڑی سنوار کر نہ باندھنا اور دوسرے کے لئے سنوار کر باندھنا ٹھوکر کا باعث ہوا ۔

دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا ذہن کو زنگ مت دو ۔

تمام جماعت کو چاہیئے کہ زرعی پیداوار

بڑھانے کی بھرپور کوشش کرے

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ کے خطبہ ۶ر فروری ۱۹۵۹ء کا اقتباس

حضور فرماتے ہیں :-

"تمام جماعت کو چاہیئے کہ زرعی پیداوار بڑھانے کی کوشش کرے ۔ اس کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ وہ ہر جگہ ایک سیکرٹری زراعت مقرر کرے جو مرکز میں باقاعدہ رپورٹ بھیجا کرے کہ اس علاقہ میں کیا کوشش ہو رہی ہے ۔ کھاد کیسے ڈالی جارہی ہے اور کتنے ہل دیئے جارہے ہیں ۔ اگر محنت اور دیانتداری کے ساتھ کام کیا جائے تو ایک سال کے اندر اندر ہمارے ملک کی حالت بہتر ہو جائے گی ۔ اور ہمارے چندے بھی کئی گنا بڑھ سکتے ہیں ۔ اگر قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہی ہماری فصل پیدا ہو تو گو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس اندازہ سے بھی فصل بڑھا دیتے ہیں ۔ مگر نہ بڑھے تب بھی تحریک اور انجمن کی کئی ارب روپیہ کی آمد ہو جاتی ہے اور ہماری گورنمنٹ کی آمد تو کئی کھرب ہو جاتی ہے مگر ضرورت یہ ہے کہ لوگ تقویٰ سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں ۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور جو تجربات سائنس نے کئے ہیں یا جو تجربات ان کے باپ دادوں کے ہیں ان سے وہ فائدہ اٹھائیں تو ان کی اپنی حالت بھی درست ہو جائے گی اور گورنمنٹ کی اقتصادی بدحالی بھی دور ہو جائے گی ۔ اگر قرآنی اندازہ کے مطابق فصل پیدا ہونے لگ جائے تو سات ایکڑ والا زمیندار بھی اتنا اچھا گزارہ کر سکتا ہے جتنا ایک ڈپٹی کمشنر کرتا ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ عملاً ایسا ہو جائے عملاً جب تک ایسا نہیں ہوتا سات ایکڑ کا مالک چپڑاسی جیسا گزارہ بھی نہیں کر سکتا ۔ چنانچہ جن ملکوں میں زراعت کی طرف توجہ نہیں کی جاتی وہاں چپڑاسی کی حیثیت ایک زمیندار سے زیادہ ہے ۔

ایک دفعہ مغربی افریقہ کے ایک احمدی نے جو چپڑاسی کا کام کرتا تھا مجھے لکھا کہ میں ریاست کی نوابی کے لئے کھڑا ہو رہا ہوں میرے لئے دعا کریں ۔ میں نے لکھا تم تو چپڑاسی ہو اور نوابی کے لئے کھڑے ہو رہے ہو اس نے لکھا کہ یوں تو میرا باپ یہاں کا نواب تھا لیکن چپڑاسی کو یہاں اتنی تنخواہ مل جاتی ہے کہ زمیندارہ میں اتنی آمد نہیں ہوتی لیکن پھر بھی میری خواہش یہ ہے کہ میں نواب بن جاؤں ۔ نواب بن جانے مجھے خود زمیندارہ نہیں کرنا پڑے گا ۔ ہاں ٹیکس وغیرہ کی آمدنی ہو گی ۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب تک دو احمدی مغربی افریقہ میں نواب ہو چکے ہیں اب ایک بادشاہ کی جگہ خالی ہوئی ہے اور ایک لڑکے کا خط آیا ہے کہ میرے لئے دعا کریں میں بادشاہ ہو جاؤں ۔ ہمیں اس کے بادشاہ ہونے سے اتنی دلچسپی نہیں جتنی دلچسپی .... اس الہام سے ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے "۔

.... بہرحال میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ فوراً زراعت کے سیکرٹری مقرر کرے جو مرکز کو باقاعدہ رپورٹ بھیجا کریں اور گورنمنٹ کے مقرر کردہ قواعد اور پھر اپنے باپ دادا کے تجربہ کے مطابق ہل چلائیں اور کھاد ڈالیں یہ نہ ہو کہ اپنی سستی کی وجہ سے وہ خود بھی مصیبت میں پڑیں اور ہم بھی مصیبت میں پڑیں ان کو اس بارہ میں زیادہ چستی دکھانی چاہیئے تاکہ ان کی مصیبت بھی دور ہو سلسلہ کی مصیبت بھی دور ہو اور ملک کی مصیبت بھی دور ہو"۔

(الفضل ۸ر مارچ ۱۹۵۹ء ص۳-۴)

خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی فتوح کے تم وارث بن جاؤ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈرتے ڈرتے بڑی احتیاط کیساتھ اپنی زندگی گزارو

فضولیات کی بجائے ضروری چیزوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کا بیان فرمودہ ایک خطبہ نکاح

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم نے مرد کو عورت کا نگران اور محافظ مقرر کیا ہے۔ کس چیز کی نگرانی کرنی ہے؟ اور کس چیز کی حفاظت کرنی ہے؟ اس کے متعلق آگے چل کر ہمیں یہ بتایا کہ عورت کی جسمانی نشوونما اور تربیت اور صحت وغیرہ کی نگرانی کا کام مرد پر ڈالا گیا ہے کہ عام طور پر معاشرہ انسانی میں مرد کمانے والا اور خرچ کرنیوالا ہے۔

ہمیں بطور خاوند یا بطور باپ یا بعض اوقات بطور بڑے بھائی یا کسی بڑے رشتہ دار کی حیثیت سے یہ ذمہ داریاں نبھانی پڑتی ہیں کہ ان مستورات کو جو بیوی کی حیثیت میں یا جو بیٹی کی حیثیت میں یا جو چھوٹی بہن کی حیثیت میں ہمارے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور ہماری زیرنگرانی ہیں ہماری حفاظت میں ہیں انکی صحت کا ہم خیال رکھیں۔ انکی جسمانی نشوونما کا ہم خیال رکھیں کیونکہ ہم خرچ کرنیوالے ہیں اور خرچ کی راہ بھی اس میں بتادی کہ خرچ کرتے وقت فضولیات کی بجائے ضروری چیزوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ ... اس کے خلاف اس وقت بڑا رجحان ہے۔ بڑی روپائی جاتی ہے مغربی تہذیب اخراجات کو ان راستوں سے ہٹا کر (دین حق ۔ ناقل) نے بتائے ہیں۔ دوسری طرف لے جانا چاہتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم صرف خرچ کی ان راہوں کو اختیار کرو جو ہم نے تمہیں بتائے ہیں۔ اور وہ ضروریاتِ زندگی ہیں اور وہ وہ خرچ ہیں جن کے نتیجہ میں تمہاری اپنی صحتیں قائم رہیں اور ان عورتوں کی صحتیں قائم رہیں جن کا تمہارے ساتھ کوئی رشتہ اور تعلق ایسا ہے جس کی وجہ سے وہ تمہاری زیرنگرانی ہو جاتی ہیں اور ان کی تربیت جسمانی اس رنگ میں ہو کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں۔ مثلاً قرآن کریم نے اپنا ایک فیملی پلاننگ بھی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس فیملی پلاننگ کی سکیم پر عمل کرتے جو قرآن کریم نے دنیا کے سامنے رکھی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں بھی غیر قوموں سے بھیک مانگتے ہیں اور ان کے خیالات کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن کریم کی فیملی پلاننگ میں صحت کے لحاظ سے (یعنی بچہ کی صحت اور ماں کی صحت ہر دو کے لحاظ سے) یہ حکم دیا ہے۔ اور یہ تعلیم دی ہے کہ دو بچوں کا فاصلہ کم سے کم تیس (۳۰) مہینوں کا ہونا چاہیئے۔ اور اگر زیادہ خیال رکھنا ہو یا زیادہ کی ضرورت ہو مثلاً ماں کی صحت اچھی نہ ہو تو قریباً تین سال یا سوا تین سال کا عرصہ بنتا ہے۔

یہ امر قرآن کریم نے باقاعدہ ایک واضح سکیم کی صورت میں ہمارے سامنے رکھا ہے اگر اس بات کا خیال رکھا جائے تو جائز فیملی پلاننگ بن جاتا ہے۔

قرآن کریم اس بات کو تو پسند نہیں کرتا کہ انسان خدا کی بجائے دنیا کا رازق بننے کی کوشش کرے اور یہ کہے کہ چونکہ کھانے کو نہیں اس لئے نسل کم ہونی چاہیئے۔ لیکن قرآن کریم یہ ضرور کہتا ہے کہ ہم نے معاشرہ کی صحت۔ تمہاری صحت اور بچے کی نشوونما کے لئے کچھ قواعد مقرر فرمائے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھو۔

اس کے نتیجہ میں بھائی بھائی اور بھائی بہن کے درمیان جب تین چار سال کا فاصلہ ہوگا۔ تو بچوں کی تعداد خود بخود ہلکا ہو جائے گی جبکہ اس تعلیم پر عمل نہ کرتے ہوئے بہت سے لوگوں کے ہاں ہر سال ایک بچہ ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم ہر سال بچے کی اجازت نہیں دیتے کم از کم تیس مہینے کا فاصلہ ہونا چاہیئے اور ضرورت پر تین سال یا سوا تین سال کا ہونا چاہیئے اور اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ اگر مثلاً ماں بیمار ہو۔ اگر بچہ کی صحت ایسی ہے کہ ماں کو اس بچے کی نگہداشت پر زیادہ توجہ اور وقت دینا چاہیئے۔ وہ دو۔ اگر دو پہلے ہوں تو تین، اگر تین پہلے ہوں تو چار بچوں کی نگہداشت نہیں کر سکتی۔ تو زاید بوجھ اس پر نہ ڈالو۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ ہم نے تمہیں (مردوں کو) معاشرہ میں کمانے والا حصہ بنایا ہے۔ اور اس وجہ سے کہ تم خرچ کرتے ہو ناجائز فائدہ نہ اٹھانا بلکہ یہ یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوام بنایا ہے اور قوام کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں تم پر عائد ہوتی ہیں وہ تمہیں نبھانی چاہئیں۔

قوام کی دوسری شکل (روحانی) یہ بنتی ہے۔ ... کہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے رشتہ میں میاں بیوی ہوں۔ باپ اور ماں ہوں یا بھائی اور بہن ہوں۔ ان سب میں مرد کو مؤثر بنایا ہے۔ یعنی یہ اثر ڈالنے والا ہے اور عورت اثر کو قبول کرنے والی ہے۔ یہ ایک جزوی فضیلت اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر دی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک بہت بڑی ذمہ داری مرد پر ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں یہ فضیلت دی ہے کہ تم اثر انداز ہو۔ اور عورت چاہے بیوی ہو۔ چاہے بیٹی ہو۔ چاہے ماں ہو تمہارے اثر کو قبول کرتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں بہت سے ایسے اعمال بجا لاتی ہے کہ اگر تمہارا اثر غلط ہوگا تو اس کے وہ اعمال بھی درست نہ ہوں گے۔

فرمایا۔ چونکہ قوام اور مؤثر ہونے کا مقام تمہیں عطا کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں کہتے ہیں کہ تم اپنی ذمہ داری کو اسی وقت نبھانے والے ہو گے جب وہ عورتیں جو تمہارے اثر کے نیچے ہیں۔ الصّٰلحٰت ہوں۔ قانتات ہوں، حافظات للغیب ہوں۔ اگر تمہارے اثر کے نیچے آنے والی عورت صالحہ نہیں۔ اگر وہ قانتہ نہیں۔ اگر وہ غیب کی حفاظت کرنے والی نہیں تو اس سے یہ ثابت ہوگا کہ تم پر جو قوام کی ذمہ داری عائد کی گئی تھی، تم نے اسے نبھایا نہیں۔ اور اس کے لئے تم ہمارے سامنے جواب دہ ہو گے۔ اس لئے ڈرتے ڈرتے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی زندگی کو گزارو تا اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہو اور اس کی نعمتوں اور اس کے فضلوں اور اس کی برکات کو حاصل کرنے والے ہو۔"

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۸۶ء صفحہ ۳)

اصلاح معاشرہ

رواداری

اجتماعی زندگی بسر کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی نظام حیات اور طریق زندگی اپنانا ضروری ہوتا ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو آزاد خیال اور ترقی یافتہ ثابت کرنے کیلئے ایک خاص انداز سے کہدیا کرتے ہیں کہ ہم کسی مذہب کے قائل نہیں ہیں۔ ہم تو وہی بات مانتے ہیں جو ہماری عقل کے مطابق ہو وغیرہ مگر بنظرِ غور دیکھا جائے تو یہ بھی تو ایک طریق اور نظام ہی ہے اگرچہ اس میں مثبت انداز فکر و نظر کا فقدان ہی ہو۔

اجتماعی زندگی میں بنیادی ضرورت رواداری کی ہے۔ جیو اور جینے دو۔ اپنا نقطہ نظر دوسروں پر ٹھونسنے یا زبردستی منوانے کی اجارہ داری جنگل کے قانون میں تو ہو سکتی ہے عقل و خرد کی دنیا میں نہیں۔

ایک مشہور پاکستانی دانشور لکھتے ہیں:۔

ہمارے یہاں اتحاد یکجہتی کی باتیں بہت ہوتی ہیں مگر اتحاد کبھی پیدا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا تھا۔ دراصل ہم ایک غلط خواہش کا ایک غلط سمت میں تعاقب کر رہے ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب کوئی قوم جنگ کی حالت میں ہو یا محکومی کی زنجیریں توڑنے کے لئے سامراج کے خلاف صف آرا ہو یا کوئی قومی آفت آن پڑے تو قومیں متحد ہوتی ہیں جیسے تحریک پاکستان میں برصغیر کے مسلمان ہوئے تھے۔ تعمیر و ترقی کے وقت قومیں متحد نہیں ہوتیں۔ ان میں ترقی و استحکام کے حصول کی راہوں میں اختلاف رونما ہوتا ہے اور یہ ایک قدرتی امر ہے اور کچھ ناخوش آئند بھی نہیں۔ زندہ لوگ مختلف طریق سے سوچتے ہیں۔ دراصل قومی ترقی کے لئے اتحاد کی نہیں رواداری کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ میری رائے اور سوچ برداشت کریں۔ میں آپ کی رائے اور سوچ برداشت کروں۔ اختلاف رائے اور سوچ کے مختلف ہونے پر نہ آپ مجھے کافر اور غیر محب وطن اور دشمنوں کا ایجنٹ کہیں اور نہ میں آپ کو اسلام اور پاکستان کے دائرے سے خارج کروں

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۹ جون ۱۹۸۶ء)

اس جگہ غالباً اتحاد و اتفاق کی اہمیت اور ضرورت و افادیت سے انکار نہیں کیا گیا بلکہ یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کم از کم انسانی تقاضا اور حق رواداری ہے اسے اختیار کرنے سے بھی ہم ایک بہتر معاشرہ کی تشکیل کر سکتے ہیں۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے
مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔
مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے

(حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کے قیام کے بغیر ہم دنیا کی تربیت کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے احباب جماعت کو نماز با جماعت اور نماز جمعہ میں حاضری بڑھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" ہمارا موازنہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا۔ دوسری سوسائٹیوں سے نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے معیار بہت بلند ہیں ہماری ذمہ داریاں بہت وسیع، بہت اہم۔ بہت گہری اور بہت بھاری ہیں۔ اس لئے ان کی ادائیگی کے لئے بھی ہمیں اس قسم کی تیاریاں کرنی پڑیں گی۔ اور نماز کے قیام کے بغیر ہم دنیا کی تربیت کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جمعہ کی نماز میں بھی حاضری کو بڑھانا چاہیئے۔ اور اس کے لئے بھی گھروں میں تلقین کرنی پڑے گی۔ صدران محلہ جات اور زعماء انصار اللہ کا فرض ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ صرف ...... نماز کی تلقین اور یاد دھانی کا پروگرام بنائیں ...... گھروں میں جائیں اور گھر والوں سے ملیں اور ان کی منت کریں اور ان کو سمجھائیں کہ تمہارے گھر بے نور اور ویران پڑے ہیں۔ کیونکہ جو گھر ذکر الٰہی سے خالی ہے وہ ایک ویرانہ گھر ہے اور جس گھر میں بے نماز پیدا ہو رہے ہیں وہ تو گویا آئندہ نسلوں کے لئے ایک نحوست کا پیغام بن گیا ہے۔ اس لئے ہوش کرو اور اپنے آپ کو سنبھالو اور نمازوں کی طرف توجہ کرو۔ اس سے تمہاری دنیا بھی سنورے گی اور تمہارا دین بھی سنورے گا۔ کیونکہ عبادت میں ہی سب کچھ ہے۔ عبادت پر قائم رہو گے۔ تو خدا کے حقوق ادا کرنے والے بنو گے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنو گے۔ بس یہ نصیحت گھروں کے دروازوں تک پہنچانی پڑے گی ...... جو بھی یہ عہد کرے کہ میں گھروں میں نماز کا پیغام پہنچاؤں گا اور گھر والوں کو تاکید کروں گا۔ اور ان کو ہوش دلاؤں گا۔ کہ وہ اپنے بچوں کی حفاظت کریں۔ اس کو یہ نیت بھی کرنی پڑے گی۔ کہ میں پختہ عزم اور مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کروں گا۔ کیونکہ ایسا کہنا تو آسان ہے۔ لیکن اس پر عمل بہت مشکل ہوگا۔ وجہ یہ کہ چند دنوں کے بعد انسان پر غفلت غالب آجاتی ہے اور وہ اس کام کو جو اس نے شروع کیا ہوتا ہے۔ چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اس لئے اگر نتیجہ حاصل کرنا ہے۔ تو (قرآن کریم کے مطابق صبر کے مضمون) کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی اس واضح تلقین کو ہمیشہ مد نظر نہ رکھا جائے۔ کہ نماز کی تلقین میں صبر اور دوام اختیار کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک ہم اعلیٰ مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ ہمیں بکثرت ایسے ناصحین کی اشد ضرورت ہے جو گھروں کے دروازے کھٹکھٹائیں اور گھر والوں کو ہوش دلائیں اور ان کو نماز کی تلقین کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ؍نومبر ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲۶ ؍فروری ۱۹۸۳ء)

(مرسلہ قیادت تربیت انصار اللہ)

شرح چندہ الفضل

سالانہ	۴۰۰
ششماہی	۲۰۰
سہ ماہی	۱۰۰
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰۰

بقیہ :۔ اداریہ

وہ ایک ناپسندیدہ بات کر کے ٹھیک ہونے کی بجائے ناپسندیدہ باتوں ہی کی طرف مائل ہوتا چلا جاتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچے والدین کے سامنے کوئی ناپسندیدہ باتیں نہ کہتے ہیں نہ کرتے ہیں لیکن ان کی نظروں سے دور ہو کر اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر، بعض ناپسندیدہ حرکات کرتے ہیں، زبان سے بھی اور ہاتھ سے بھی۔ اور جب یہ بات والدین تک پہنچائی جاتی ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ ہرگز اس بات کو نہیں مان سکتے۔ ان کے بچے کے تو منہ میں زبان ہی نہیں ہے۔ ان کا بچہ تو کوئی بری حرکت کر ہی نہیں سکتا۔ اور وہ یہ بات اس لئے کہتے ہیں کہ حقیقتاً ان کی موجودگی میں بچہ کوئی ایسی بات نہیں کرتا۔

اگر ہم واقعی بچوں کی صحیح خطوط پر تربیت کرنا چاہتے ہیں تو والدین کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف اس بات کی طرف دیکھیں کہ بچہ ان کی موجودگی میں کیا کرتا ہے بلکہ وہ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ یہ بچہ ان کی نظروں سے دور ہو کر گلی کوچوں میں، بازاروں میں۔ سکول میں۔ کھیل کے میدان میں کس طرح کی باتیں کرتا ہے اور اُس سے کس قسم کی حرکات سرزد ہوتی ہیں گویا کہ نہ دیکھتے ہوئے بھی وہ کسی نہ کسی طرح بچہ کی۔ باتوں پر نظر رکھیں اور کوشش کریں کہ اسکی صحیح خطوط پر تربیت ہو۔ اگر ہم پہلے سات سال بچوں کی صحیح خطوط پر تربیت کر لیں تو یقیناً اس کے بعد کبھی یہ ضرورت پیش نہ آئے گی۔ کہ ہمیں اس بات کا شکوہ ہو کہ بچہ ہماری بات نہیں مانتا یا بچہ خودسر ہو گیا ہے یا بچہ دوسروں کے ساتھ مل کر ایسی باتیں کہتا ہے یا کرتا ہے جو ناپسندیدہ ہیں۔

پس والدین کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ بچہ کے پہلے سات سال نہایت اچھی طرح گزریں اور اُس کی باقی زندگی بھی، با اخلاق۔ با اطوار ہونے کی صورت میں پسندیدہ باتوں سے مزیّن ہو اور والدین کو بھی کسی شکوہ کا موقع نہ ملے۔

اعلان دارالقضاء

"محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ دختر محترم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ نے درخواست دی ہے کہ مکان نمبر ۵/ب محلہ دارالعلوم ربوہ سالم درخواست دہندہ کے نام لگا یا جائے۔ درخواست دہندہ کی والدہ سکینہ انور صاحبہ کو اس پر اعتراض نہیں۔ ان دو کے سوا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس مکان کے درخواست دہندہ کے نام انتقال کیا جانے پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دفتر قضاء کو اطلاع دے۔ میعادِ مقررہ گزرنے کے بعد انتقال کا فیصلہ صادر ہوگا۔"

(ناظم دارالقضاء)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی اطفال

سال ۸۸-۱۹۸۷ء کے دوران اطفال الاحمدیہ کے درمیان ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوا جس کا عنوان "وقف جدید کی اہمیت" تھا اس کا نتیجہ یہ ہے۔

اول عزیزم احمد صفی اللہ راجپوت عزیز آباد کراچی
دوم " ناصر احمد دارالیمن وسطی ربوہ
سوم " عظیم محمود اسلامیہ پارک لاہور

اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے (آمین)

(مہتمم اطفال مرکزیہ)

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد مرض اٹھراء
کی شکار دکھی عورتوں
کیلئے

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک جان محمد ۔ معصوم شاہ روڈ
ملتان

ہر ماہ کی ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ تاریخ کو حکیم انوار احمد جان مطب فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۸۲۴ - میں کلثوم اختر زوجہ عبدالشکور صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۲۲۰ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۸-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اسی وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۱½ تولہ مالیتی ۴۷۲۵/- روپے (۲) زیورات نقرئی ۳۰ گرام مالیتی ۵۰۰/- روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: کلثوم اختر زوجہ عبدالشکور صاحب کوارٹر ۲۲۰ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد (۱) منیر احمد ولد حشمت اللہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد (۲) محمد حنیف سیکرٹری مال دارالصدر شرقی

مسل ۲۶۸۲۵ - میں برکت بی بی بیوہ محمد صادق صاحب مرحوم قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۷۴ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن سیالکوٹ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱۰-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۴۵۰۰/- روپے (۲) ترکہ خاوند میں سے شرعی حصہ ۱/۶ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: برکت بی بی بیوہ محمد صادق گھمن مکان ۱۵/۲۲ محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ گواہ شد (۱) عبدالرفیق پسر موصیہ۔ گواہ شد (۲) محمد آصف پسر موصیہ۔

مسل ۲۶۸۲۶ - میں زبیدہ بیگم زوجہ رحمت شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ امیر پارک ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۵-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر وصول شدہ ایک ہزار روپے (۲) طلائی کانٹے ایک تولہ مالیتی ۳۱۰۰/- روپے (۳) ایک عدد سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: زبیدہ بیگم زوجہ رحمت شاہ صاحب محلہ امیر پارک گلی ۱ گوجرانوالہ۔ گواہ شد (۱) محمد افضل منیر وصیت ۱۷۹۵۹ گواہ شد (۲) حمید عالم ولد خورشید عالم محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ۔

مسل ۲۶۸۲۷ - میں ملک افتخار احمد ولد ملک سارنگ خان صاحب قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۸-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) رہائشی پلاٹ برقبہ ۱۲۰ مربع گز مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے (۲) دوکان "الکریم سکوائر" کراچی جو خالی پڑی ہے ۴۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: ملک افتخار احمد ۸۲۰/۸ عزیز آباد فیڈرل B ایریا کراچی۔ گواہ شد (۱) مبارک احمد صاحب راجوری سیکرٹری وصایا حلقہ عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد (۲) مبارک احمد صاحب وصیت ۲۳۶۸۸

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ
عموماً تمام امراض کے علاوہ خصوصاً بچوں کی امراض اعصابی دردیں۔ بواسیر۔ پائیوریا۔ رسولیاں جلدی امراض۔ پیٹ کے کیڑے، گردہ مثانہ کی امراض، بدہضمی کا بفضل خدا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔ نیز غیر ملکی سیل بند ادویات دستیاب ہیں۔
ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر ۱۹۳۷ء
D.H.M.S ہومیو ڈاکٹر مسز فرکریم بھٹی R.M.P

◉ نرینہ اولاد کی کمی
◉ اٹھراء ◉ سوکڑا
کا علاج قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم مولانا نورالدین کی بیاض کے عین مطابق ادویات تیار کرتے ہیں۔
- نیز دیگر ادویات بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں
- بذریعہ خط و کتاب بھی علاج کیا جاتا ہے
(رجسٹرڈ)
المعاون صحت دواخانہ
جلال پور روڈ
(نزد احمدیہ بیت الذکر) حافظ آباد
پوسٹ کوڈ ۵۲۱۱۰

اگر کیمیکل اور میکنیکل طریقوں سے
مرض کی تشخیص نہیں ہو رہی یا
بیماری معلوم ہونے کے باوجود بار بار
دوائیں فیل
ہو جاتی ہیں تو
بفضلہ تعالیٰ
کیوریٹو تشخیص فارم میں
ان مشکلات کا حل موجود ہے
CURATIVE DIAGNOSTIC FORM
3/- روپے فی کاپی، ڈاکٹر صاحبان کیلئے 200/- سینکڑہ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت گھر کے کاموں سے وقت بچائے اور دین کی خدمت کرے

علم بھی حاصل کرو اور قومی کاموں کیلئے وقت بھی دو

حضرت فضل عمر کی فکر انگیز اور خیال افروز تصریحات

جامعہ نصرت ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر طالبات سے خطاب کرتے ہوئے حضرت فضل عمر نے فرمایا:

" تمہیں اپنے کالج کے زمانہ میں ہی اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ عورت کی زندگی زیادہ سے زیادہ کس طرح مفید بنائی جا سکتی ہے۔ یہ پرانا دستور جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور اب بھی ہے کہ کھانا پکانے کا کام عورت کے ذمہ ہے۔ اسمیں اب تبدیلی کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں عورت صرف کھانے پینے کے کام کیلئے ہی رہ گئی ہے۔ اسکے پاس کوئی وقت ہی نہیں بچتا جسمیں وہ دینی یا مذہبی یا قومی کام کر سکے۔ یورپ کے مدبّرین نے مل کر اس کا کچھ حل سوچا ہے اور اس وجہ سے انکی عورتوں کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے مثلاً یورپ نے ایک قسم کی روٹی ایجاد کر لی جسے ہمارے ہاں ڈبل روٹی کہتے ہیں یہ روٹی عورتیں گھروں میں نہیں پکاتیں بلکہ بازار سے آتی ہے اور مرد عورتیں اور بچے سب اسے استعمال کرتے ہیں... اس طرح وہ اپنا بہت سا وقت بچا لیتے ہیں.... اور پھر کھانے انہوں نے اس قسم کے ایجاد کر لیے ہیں جن کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے.... ہمارے ہاں ہر وقت چولہا جلتا ہے۔ جب تم کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئی ہو تو تمہیں یہ بھی سوچنا پڑے گا کہ تم اپنی زندگی کس طرح گزاروگی اگر چولہے کا کام تمہارے ساتھ رہا تو پھر پڑھائی بالکل بیکار چلی جائے گی۔ تمہیں غور کرکے اپنے ملک میں ایسے تغیرات کرنے پڑیں گے کہ چولہے پھونکنے کا شغل اگر کم سے کم وقت میں محدود کر دیا جائے مثلاً اس کے لیے ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام رکھ لیا جائے تب بھی اور کاموں کیلئے تمہارے پاس بہت سا وقت بچ سکتا ہے۔..."

" یہ کام جو میں نے تمہیں بتایا ہے اسے معمولی نہ سمجھو۔ یہی وہ چیز ہے جس نے ہمارے ملک کی عورت کو بیکار بنا دیا ہے.... اگر تم بھی چھ سات گھنٹے بچا لو تو یقیناً تم ان (یورپی) اقوام سے بہت زیادہ ترقی کر سکتی ہو۔ کیونکہ وہ اگر چھ گھنٹے بچاتی ہیں تو دو گھنٹے قومی کاموں میں صرف کرتی ہیں اور چار گھنٹے ناچ گانے میں صرف کرتی ہیں۔ لیکن تم اپنا سارا وقت قومی اور مذہبی کاموں میں صرف کروگی۔ اس لیے یورپ کی عورت کے مقابلہ میں تمہیں اپنے کاموں کیلئے تین گنا وقت مل جائے گا اور جب وہ چھ گھنٹوں میں سے چار گھنٹے ناچ گانے میں صرف کریگی اور تمہارا تمام وقت خالص دینی کاموں میں صرف ہوگا۔ اس طرح تم ان سے تین گنا کام کروگی تو تمہاری فتح یقینی ہے کیونکہ وقت کے لحاظ سے یورپ کی تین تین عورتوں کے مقابلہ میں تمہاری ایک ایک عورت ہوگی۔ اس وقت تمہاری سو عورت بھی یورپ کی ایک عورت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ تمہارا علم بھی کم ہے اور تمہارے پاس اپنے قومی کاموں کیلئے وقت بھی نہیں بچتا۔ لیکن جب تم علم حاصل کر لوگی اور قومی کاموں کیلئے وقت بھی ان سے زیادہ صرف کروگی تو تمہاری ایک عورت کے مقابلہ میں یورپ کی سو عورت بھی کوئی حقیقت نہیں رکھے گی.... تو پھر تمہارا جیتنا یقینی ہے۔"

(مصباح جولائی ۱۹۵۱ء صفحہ ۵ تا ۲۳)

راحتِ جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۔/۱۴

شربتِ صدر
نزلہ وزکام کھانسی کیلئے مفید و مجرب
قیمت ۔/۶

تریاقِ معدہ
خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج
قیمت ۔/۱۴

تریاقِ بواسیر
ہر قسم کی بواسیر کیلئے مفید و مجرب دوا قیمت ۔/۱۵

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے
قیمت ۔/۵

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۱۶۰
فون: ۶۳۴

خبریں

۱۸ دسمبر ۱۹۸۸ء

★ جونیجو حکومت میں ریلوے کے وزیر سردار زادہ محمد علی شاہ نے مسلم لیگ چھوڑ کر پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ گزشتہ روز وفاقی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور طارق رحیم نے ان سے طویل ملاقات کی۔

★ قومی اسمبلی نے آج ۳۴ مطالبات زر کی منظوری دی۔ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ احسان الحق پراچہ نے کہا ان کی حکومت سادگی پر توجہ دے گی اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی ہدایات کے مطابق اس بارے میں لائحہ عمل طے کرے گی۔ قومی اسمبلی میں کٹوتی کی گئی۔ تحریکوں پر غور نہیں ہو سکا۔ کیونکہ حزب اختلاف بائیکاٹ کی وجہ سے قومی اسمبلی سے غیر حاضر تھی۔

★ سرحد اسمبلی، پنجاب اسمبلی اور سندھ اسمبلی نے بجٹ پر بحث جاری رکھی۔

★ سینٹ کے چیئرمین کے انتخاب کے لئے پروگرام کا اعلان کر دیا گیا ہے انتخاب ہفتہ کو ہوگا۔

★ سری لنکا میں ملک کے نئے صدر کے انتخاب کے لئے کل ووٹ ڈالے جائیں گے۔ صدارتی امیدواروں میں موجودہ وزیر اعظم مسٹر پریماداسا اور سابق وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے اہم ہیں۔ ملک میں سیاسی کشیدگی کے ماحول میں یہ انتخاب ہو رہے ہیں۔ جنوبی علاقے میں کئی لوگ قتل ہو چکے ہیں

★ توڑی جانے والی بلوچستان اسمبلی کے سپیکر سردار محمد خان باروزئی نے اسمبلی توڑے جانے کے خلاف احتجاج کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اگرچہ وزیر اعلیٰ اسمبلی توڑنے کا حق رکھتے ہیں لیکن اس کا طریق یہ ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے پہلے وہ وزیر اعظم اور سپیکر سے مشورہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ ابھی ایسی جلد بازی نہ کریں۔ یہ دانشمندانہ طریق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسمبلی ایک بار توڑ دی جائے تو اسے کسی طرح بحال نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ایک ہی حل نئے انتخابات ہوتے ہیں۔

★ منیلا (فلپائن) کے جنوب میں ایک کشتی ڈوبنے سے ۵۰ افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔ فوج کے ایک ترجمان نے بتایا کہ زندہ بچ جانے والے دو افراد کو کشتی ڈوبنے کے سات گھنٹے کے بعد سمندر سے نکال لیا گیا۔

★ ہانگ کانگ کی ایک کشتی ڈوبنے سے ۸ افراد لاپتہ ہو گئے

★ ٹیونس میں امریکہ کی حکومت اور پی ایل او کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے اس کے متعلق پی ایل او کے نمائندے نے کہا ہے کہ یہ گفتگو مخلصانہ تھی۔ اور پر امید بھی۔

★ بلوچستان اسمبلی توڑ دیئے جانے کے بعد تمام حلقوں میں یہ امر زیر بحث ہے کہ کون کیا کر سکتا ہے اور کس کو کیا کرنا چاہیئے پیپلز پارٹی کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ اسمبلی کے توڑے جانے میں اس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے اور وفاقی حکومت از خود اسمبلی بحال بھی نہیں کر سکتی ___ غلام مصطفےٰ کھر ایم این اے نے جو پنجاب کے گورنر رہ چکے ہیں ایک سہ نکاتی پروگرام پیش کیا ہے جس سے ان کا خیال ہے کہ اسمبلی کو بحال کرنے میں مدد ملے گی۔

★ شورکوٹ پولیس نے جمعیت العلمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ پنجاب کے نائب امیر مولانا حق نواز کے خلاف ۱۶۔ ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ مولانا حق نواز کے خلاف یہ مقدمہ جامع مسجد صدیقیہ بستی درکھاناں میں تقریر پر درج کیا گیا ہے جس میں انہوں نے موجودہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو شیعہ قرار دیا تھا۔

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے کہا ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام تھا اور رہے۔ لیکن مذہب کے نام پر ظالمانہ معاشرہ تخلیق کرنے کے حق میں نہیں ہیں

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
ایک بہت بڑا رہائشی منصوبہ المعروف
نصرت آباد فیز II منظوری کے آخری مرحلہ میں
اقساط پر دینے کا اعلان
نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں
جائیداد کی خرید فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون: دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 330
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے